ہیں ان کے درمیان اس معاشرتی تفاوت کا تصور ہی نہیں جسکی وجہ سے عداوت اور نفرت کے جذبات کی نشوو نما ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "لاریب" تمہارے خادم تمہارے بھائی ہیں حق تعالیٰ نے ان کو تمہارے ماتحت کر دیا ہے سو جس کے بھائی ہیں اس کے ماتحت اسے چاہو کہ جو خود کھاتا ہے اسے بھی کھلائے اور جو خود پہنتا ہے اسے بھی پہنائے اور تم ان پر اتنا کام نہ لادو جو ان کو مغلوب کر دے اور اگر ان سے زائد کام کرو تو ان کی امداد کرو ایک دوسری حدیث میں ہے کہ

"جب تم میں سے کسی کا خادم اپنے آقا کے لئے کھانا تیار کر لے پھر تیار کھانا آقا کے پاس لیکر آئے دوران کھانا پکانے میں اس کے دھوئیں اور گرمی کی مشقت کو اس خادم نے برداشت کیا ہو تو چاہئے کہ وہ مالک اسے اپنے ساتھ بٹھائے اور کھانا کھلائے"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان فرامین سے جن احکام کا استخراج ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ محنت کشوں سے بطور اجیر کام لینے والوں کیلئے لازم ہے کہ وہ تمام مزدوروں کو اسلامی اخوت مساوات کے مطابق اپنا برابر کا بھائی سمجھیں یعنی دونوں کے تعلقات ہر چیز میں اسی نوعیت کے ہوں جیسے بھائی کے بھائی سے ہوتے ہیں اور کم از کم خوراک لباس رہائش تمام معاشی حالت اور بہتر کا کردگی میں آجروں اور اجیروں دونوں کی معاشی سطح برابر ہو آجر اور اجیر کی اس بھائی چارگی کے تصور بغیر اسلام کے کسی نظام معیشت میں موجود نہیں اور اگر مزدور سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہو جائے تو اس کے متعلق بھی آپ کا فرمان ہے کہ مزدور کو ان کی مزدوری اس کا ٹپکتا ہوا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔ جب تک معاشرہ کی تکمیل اسی اخوت اور مساوات کی بنیاد پر قائم نہ کی جائی اس وقت تک آئے دن کے یہ ہنگامے اور جلوس کی یہ ہڑتالیں اور طبقاتی کشمکش کے بھڑکتے ہوئے یہ شعلے کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔

مزدوروں کا دن

اعجاز رحمانی

یہ جو شکاگو کا قصہ ہے
ذکر ہے کچھ مجبوروں کا
نام ہے یوم خندق جس کا
دن ہے وہی مزدوروں کا
سب سے بڑے انسان نے جس دن
پیٹ پر پتھر باندھے تھے
سر نیچا اس روز ہوا تھا
دنیا کے مغروروں کا!